رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم سہ شنبہ ۱۶ شعبان ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱/

جلد ۴۶/۱۱ | ۱۹ امان ۱۳۳۶ ہش ۱۹ مارچ ۱۹۵۷ء | نمبر ۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۸ مارچ ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازی عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

امریکہ اور لبنان میں اقتصادی اور فوجی امداد کا معاہدہ

اشتراکیت کے مقابلے کیلئے خارجہ پالیسیوں میں رابطہ پیدا کیا جائے گا

بیروت ۱۸ مارچ ۔ امریکہ اور لبنان کی حکومتوں میں ایک معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت امریکہ لبنان کی اقتصادی اور ثقافتی ترقی کے لئے امداد دے گا۔ اور لبنان کی فوجی امداد میں اضافہ کر دیا جائے گا۔ اس معاہدے کا اعلان کل دونوں حکومتوں کی جانب سے جاری کئے گئے۔ ایک مشترکہ بیان میں کیا گیا ہے۔ بیان میں امداد کی رقم یا حد نہیں بتائی گئی ہے۔ البتہ یہ اشارہ کیا گیا ہے۔ کہ مشرق وسطیٰ کے متعلق صدر آئزن ہاور کے منصوبے کے تحت لبنان کو خاصی اقتصادی امداد دی جائیگی معاہدے میں یہ وعدہ بھی کیا گیا ہے۔ کہ لبنان میں اشتراکیت کے مقابلہ کے لئے دونوں ملکوں کی خارجہ پالیسیوں میں رابطہ پیدا کیا جائے گا۔

معاہدہ میں دونوں ملکوں نے اپنے اس موقف کی وضاحت کی ہے۔ کہ وہ ایک دوسرے کے داخلی معاملات میں دخل دینے کے خلاف ہیں۔ لبنان کی حکومت اس معاہدے کو عملی جامہ پہنانے کے لئے فوری طور پر قانونی اور آئینی اقدامات کر رہی ہے۔

— ہوسٹن (ٹیکساس) ۱۷ مارچ ٹیکساس یونیورسٹی کی ایک طبی تحقیق کی جماعت نے انکشاف کیا ہے۔ کہ ریڑھ کی ہڈی میں خام الکحل کے انجکشن سے سرطان کا درد دور ہو جاتا ہے۔

سول سروس کے ارکان کو خود پسندی ترک کرنیکی تلقین

کسی کی رعایت کے بغیر اپنا فرض ادا کیجئے (صدر سکندر مرزا)

لاہور ۱۸ مارچ ۔ کل سول سروس ایسوسی ایشن آف پاکستان کے ڈنر میں سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے صدر سکندر مرزا نے سول سروس کے ارکان کو یہ مشورہ دیا کہ وہ ذاتی نمود اور خود پسندی کو اپنے قریب تک نہ پھٹکنے دیں۔ اور اپنے فرائض منصبی سے عہدہ برآ ہوتے وقت نہ تو کسی سے خوفزدہ ہوں ۔ اور نہ ہی کسی کی رعایت کریں۔

سرکاری ملازمین اور عوام کے تعلقات کا ذکر کرتے ہوئے صدر نے کہا آپ سیاسی حالات سے بالکل متاثر نہ ہوں ۔ آپ صرف رائے عامہ کا خیال رکھیں ۔ آپ سے ملاقات کے بعد ایک عام شہری کا تاثر یہ ہونا چاہیئے کہ وہ ایک سخت گیر حاکم کی بجائے ایک ہمدرد دوست سے مل کر آیا ہے۔

صدر نے اعتراف کیا کہ نظم و نسق کو سیاسیات کے اثر سے بالکل الگ رکھنا ممکن نہیں۔ آپ نے کہا سیاسی مداخلت کے دباؤ سے محفوظ رہنے کا ایک طریقہ یہ ہے کہ آپ تقرر اور تبادلوں کو خندہ پیشانی سے قبول کریں۔ دوسری طرف سیاستدانوں کا بھی یہ فرض ہے کہ وہ سرکاری افسروں کو اپنے حریف تصور نہ کریں۔ فریقین میں مفاہمت ہونی چاہیئے۔ اور ان کا مشترکہ مقصود یہ ہونا چاہیئے۔ کہ ملک کا نظم و نسق بہتر ہو۔

ایسوسی ایشن کی طرف سے سول سروس ایسوسی ایشن کے صدر مسٹر جسٹس ایم آر کیانی نے سپاسنامہ پڑھ کر سنایا۔

مغربی جرمنی کے وائس چانسلر

مسٹر بلوشر کراچی پہنچ گئے

کراچی ۱۸ مارچ مغربی جرمنی کے وائس چانسلر (نائب وزیر اعظم) ڈاکٹر فرنز بلوشر کل صبح پاکستان کے نو روزہ دورہ پر کراچی پہنچ گئے۔ ہوائی اڈے پر آپ نے اخباری نمائندوں سے بات چیت کرتے ہوئے امید ظاہر کی کہ پاکستانی لیڈروں سے ان کی بات چیت سے دونوں ملکوں کے دوستانہ تعلقات کو مزید محکم بنانے میں مدد ملے گی۔ آپ نے کہا۔ کہ میں اہل پاکستان کے لئے جرمن عوام کی طرف سے دوستی خلوص اور خیر سگالی کا پیغام لایا ہوں۔ مسٹر بلوشر نے مزید کہا کہ یہ الفاظ میں صرف زبان سے ادا نہیں کر رہا ہوں۔ بلکہ یہ میرے دل کی گہرائیوں سے نکلے ہیں۔

فلپائن کے صدر فضائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے

منیلا ۱۸ مارچ ۔ جنوبی ایشیا میں پاکستان کے سب سے بڑے حلیف ۔ فلپائن کے صدر مسٹر ریمن میگ سائی سائی کل ایک فضائی حادثہ میں ہلاک ہو گئے۔ اس حادثہ میں فلپائن کی فضائیہ کے چیف آف سٹاف وزیر تعلیم اور پندرہ دوسرے افراد بھی ہلاک ہو گئے۔

— ماسکو ۱۷ مارچ ۔ پولینڈ کا ایک وفد وزیر اعظم کی قیادت میں یہاں پہنچا ہے۔

ربوہ میں ایجنسٹ الفضل

ربوہ میں خریداران الفضل کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۶ مارچ ۱۹۵۷ء سے الفضل کی ایجنسی رشید احمد صاحب پروپرائیٹر رشید نیوز ایجنسی (گول بازار) ربوہ کو دے دی گئی ہے۔ لہذا قارئین الفضل ربوہ ان سے براہ راست الفضل خرید سکتے ہیں۔ الفضل کے مستقل خریداروں کا پرچہ بھی انہی کے ذریعہ تقسیم ہوگا۔ (مینجر الفضل)

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کی

ایڈیٹر:۔ روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل ایل۔ بی

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ مارچ ۱۹۵۷ء

منظوم کلام

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں شعراء کی دو قسمیں بیان فرمائیں ۔ چنانچہ فرماتا ہے :۔

والشعراء یتبعھم الغاوٗن. الم تر انھم فی کل وادٍ یھیمون. وانھم یقولون مالا یفعلون. الا الذین اٰمنوا وعملوا الصّٰلحٰت وذکروا اللہ کثیرًا وانتصروا من بعد ما ظلموا. وسیعلم الذین ظلموا ایّ منقلب ینقلبون. (شعراء ع ۱۱)

ترجمہ :۔ اور شعراء تو ان کی پیروی گمراہ کرتے ہیں. کیا تو نہیں دیکھتا. کہ وہ (شعراء) ہر وادی میں سرگرداں رہتے ہیں. اور ایسی باتیں کہتے ہیں جو وہ نہیں کرتے. البتہ وہ شعراء مستثنیٰ ہیں. جو ایمان لائے. اور جنہوں نے نیکیاں کیں. اور اللہ تعالیٰ کا کثیر ذکر کیا. اور جنہوں نے اس کے بعد کہ ان پر ظلم کیا گیا. بدلہ لیا. مگر وہ جنہوں نے ظلم کیا ہے، جلد ہی جان لیں گے. کہ وہ کونسی پھرنے کی جگہ پھریں گے.

اول قسم کے شعراء وہ ہیں. جو خیالات کی وادیوں میں بھٹکتے پھرتے ہیں. اور ایسی ایسی باتیں کہتے ہیں، جن پر وہ عمل نہیں کرتے. اور دوسری قسم کے شعراء وہ ہیں. جو مومن نیکیاں کرنے والے اور ذکر الٰہی میں مشغول رہنے والے ہیں. اس سے ظاہر ہے. کہ اللہ تعالیٰ کے نزدیک شاعری فی نفسہٖ بری نہیں. لیکن " فی کل وادٍ یھیمون." قسم کی شاعری قابل نفرت ہے. اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے متعلق جو یہ فرمایا ہے کہ

وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہٗ ان ھو ذکر وقراٰن مبین

(سورہ یٰسٓ) یعنی ہم نے اپنے رسول کو شعر نہیں سکھایا. اور نہ یہ اس کے لائق ہے. (جو چیز ہم نے اس پر اتاری ہے) یہ نصیحت ہے. اور قرآن مبین ہے. (نہ کہ شعر جیسا کہ تم لوگ خیال کرتے ہو)

ظاہر ہے کہ یہاں شعر سے مطلب " فی کلّ وادٍ یھیمون " والی شاعری ہے. اور ذکر الٰہی والی شاعری نہیں. ورنہ ایک حلال چیز کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حرام کرنا اللہ تعالیٰ کی مراد نہیں ہوسکتی. اصل بات یہ ہے. کہ کفار عرب جن کی زبان میں اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم اتارا. یہ الزام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر لگاتے تھے. کہ آپ نعوذ باللہ محض شاعری کر رہے ہیں. اور جو باتیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم آیات اللہ کے طور پر پیش کرتے ہیں. یہ ان کا اپنا شاعرانہ کلام ہے. اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں کئی ایک جگہ منکرین کے اس اعتراض کی تردید کی ہے. اور اس معنی میں شاعری نہ صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر حرام ہے. بلکہ ہر مومن پر حرام ہے. البتہ ایسی شاعری اللہ تعالیٰ کے نزدیک حرام نہیں. جو ایک مومن عمل صالح بجا لانے والا اور ذکر الٰہی کرنے والا کرتا ہے. چنانچہ شعر کے معنی اگر صرف منظوم اور موزون کلام کے ہی لئے جائیں تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا کم از کم ایک شعر ثابت شدہ ہے. یعنی

انا النبیّ لا کذب

انا ابن عبد المطلب

اس سے ظاہر ہے. کہ کسی نبی اللہ پر ایسا شعر کہنا حرام نہیں. جو " فی کل وادٍ یھیمون " کی زد میں نہ آتا ہو. پھر حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم خود شعر لکھنے کی فرمائش کیا کرتے. جو کفار شعراء کا جواب شعروں میں دیا کرتے. کیا آپ ایک حرام چیز کی کسی مومن کو اجازت دے سکتے تھے. اس سے فی کل وادٍ یھیمون قسم کی شاعری کا جواز نہیں نکلتا. ایسی شاعری واقعی ایک مومن کے لئے ننگ و عار ہے. لیکن یہ کس قدر تعجب کی بات ہے. کہ وہ لوگ جو اس قسم کی شاعری خود رات دن کرتے رہتے ہیں. اور تخیلات کی بھول بھلیوں میں بھٹکتے رہتے ہیں. اور جو کہتے ہیں. اس پر عمل نہیں کرتے. وہ ان پاک لوگوں کے منظوم اور موزون کلام پر حرف گیری کرنے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں. اور اپنے مفروضہ ادبی ترازو پر اہل اللہ کے کلام کو بھی تولنے کی کوشش کرتے ہیں. بلکہ بلاوجہ تمسخر و طنز پر زبان دراز کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے. اور لطف یہ ہے. کہ بعض یہی لوگ اپنی اسلام پرستی اور دینداری کا ڈھنڈورا پیٹتے نہیں تھکتے. اور اسلام کی تجدید و احیاء کے بھی دعوے کرتے ہیں.

پچھلے دنوں الفضل میں سیدنا حضرت مرزا بشیر الدین محمود احمدؓ امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی ایک نظم شائع ہوئی ہے. اس کے متعلق کمیونسٹ ترقی پسندوں کے اخبار نے ہی اپنی مزاح نویسی کا ثبوت نہیں دیا. بلکہ کوہستان اور ایشیا ایسے خالص اسلامی کہلانے والے اخبارات نے بھی خامہ فرسائی کرکے اپنی دینداری اور ادب پرستی کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے.

کمیونسٹ تو خیر کمیونسٹ ہی ہوتے ہیں. اور ان کے نزدیک ادب برائے بے ادبی کا اصول مسلّمہ ہے. انہیں تو ہمیں کچھ کہنا نہیں. لیکن ہم ان اسلامی ادب کے علمبرداروں کی سخن فہمی کا کچھ تذکرہ ضرور کرنا چاہتے ہیں. چنانچہ ایشیا کی ایک حالیہ اشاعت میں ایک مضمون شائع ہوا ہے. جس کا عنوان ہے. " ربوہ کا شاعر " مضمون نگار صاحب اتنے دلیر واقعہ ہوئے ہیں. کہ اپنا نام بھی ظاہر نہیں کرنا چاہتے. سوال ہے. کہ اگر اتنی حیا دامنگیر تھی. اور مضمون کو اپنے نام سے منسوب کرنے سے شرم آتی تھی. تو ایسا مضمون لکھا ہی کیوں؟ اور لکھا تھا. تو شائع ہی کیوں کیا؟ شاید نام چھپانا بھی کوئی اسلامی اور دیندارانہ اصول ہو. خیر

ایشیا کے پردہ نشین مضمون نگار اپنا مضمون اس طرح شروع کرتے ہیں :۔

" حضور نبی اکرمؐ کے متعلق تو اللہ تعالےٰ کا ارشاد ہے. وما علمناہ الشعر وما ینبغی لہٗ (ہم نے ان کو شاعری کی تلقین نہیں فرمائی. نہ یہ ان کی شان کے شایاں تھی) لیکن مرزا غلام احمدؐ صاحب نے نبوت کے دعویٰ کے ساتھ ساتھ ایک نہیں بلکہ تین تین زبانوں میں شاعری فرمائی ہے. یا یوں کہیے کہ شاعری کی ٹانگ توڑنے یا اس کا منہ چڑانے کی کوشش کی ہے. کم لوگوں کو معلوم ہوگا. کہ فارسی زبان میں مرزا صاحب فرخ تخلص فرماتے تھے. اور ذوق شاعری کے جوش میں اپنے تقویٰ سے بھی دست بردار تھے. چنانچہ ان کا شعر ہے

کہ گویدت کہ تو پرہیز گاری اے فرخ

بدام شاہد معنی انیس جاں داری

یہ شاہد معنی کو در بر رکھنا اس وقت کی بات ہے، جبکہ ابھی محمدی بیگم سے آسمانی نکاح پڑھوانے کا خیال ان کے دماغ میں نہ آیا تھا. بہرحال نبی کو شاعری زیب نہ دیتی ہو. تو نہ دے. مرزا صاحب نے اس میدان میں اپنی طبیعت کے جوہر دکھانے سے دریغ نہیں کیا. اور اس سلسلے میں ان کا شوق اس درجہ کو پہنچا ہوا تھا. کہ وہ اپنا مثیل محمدی ہونا بھی بھول گئے. اور مثیلیت کی بجائے مغایرت اختیار کرلی. جو چیز نبی کے لئے مکروہ تھی. وہ ان کے لئے مباح ہوگئی. آخر مثیل محمدؐ ہی تو نہ تھے. مثیل مسیحؑ بھی تو تھے. لہٰذا ولاحل لکم بعض الذی حرم علیکم کے مطابق شاعری کو اپنے لئے روا سمجھا گیا. "

ہم نے شروع میں اس امر کی وضاحت کردی ہے. البتہ مضمون نویس صاحب سے اتنا اور بھی پوچھنا ہے. کہ سیدنا حضرت داؤد علیہ السلام کی زبور اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام کی غزل الغزلات کے متعلق آپ کا کیا خیال ہے. کیا یہ دونوں اولوالعزم انسان نبی نہیں تھے؟ سوچنا چاہیئے. کہ ایک من گھڑت اصول بنا کر پاک لوگوں پر زبان طعن و تعریض دراز کرنا آخر کس اسلام میں جائز ہے؟ (باقی)

ایجنڈا میں ضروری تصحیح

ایجنڈا احباب کی خدمت میں بھیج دیا گیا ہے. نمائندگان اپنی اپنی جماعتوں سے فورًا مشورہ کرلیں. تاکہ مجلس مشاورت میں وہ مشورہ پیش کرسکیں. اس کے صفحہ ۲ کی سطر اول میں " خلاف " کے بعد " نہیں " کا لفظ درج کرلیں اور صفحہ ۳ کی سطر ۲ میں لفظ " اس قدر " کاٹا ہوا سمجھیں.

(پرائیویٹ سیکرٹری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

درخواست دعا: میری صحت خدا تعالیٰ کے فضل سے رو بہ ترقی ہے. جس کے لئے میرے جسم کا ذرہ ذرہ اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز ہے. احباب صحت کاملہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں.

کیپٹن (ڈاکٹر) محمد رمضان ریٹائرڈ محلہ دار الصدر

غانا (گولڈ کوسٹ) کی جماعت احمدیہ کا عظیم الشان اجتماع

شمالی صوبہ میں تبلیغ اسلام کی مہم کو تیز تر کرنے کے لئے شاندار مالی قربانی

احباب نے جلسہ میں ہی قریباً ساڑھے دس ہزار روپیہ نقد پیش کر دیا

(از ملک خلیل احمد صاحب اختر مبلغ انچارج اشانٹی سیکشن غانا بتوسط وکالت تبشیر ربوہ)

یوں تو خدا تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت گولڈ کوسٹ (غانا) میں بہت مضبوط ہے۔ لیکن جماعت کی کثرت کالونی میں ہے۔ اشانٹی میں اس سے کم اور اس کے بعد شمالی صوبے کا نمبر آتا ہے۔ شمالی صوبہ میں تعلیمی، تبلیغی اور سماجی کام کو تیز کرنے کے ذرائع پر غور و خوض کرنے کے لئے جماعت کا ایک اہم اجلاس کماسی کے ایک خوبصورت اور وسیع ہال میں ۱۶، ۱۷ فروری ۱۹۵۶ء کو منعقد ہوا۔

اس جلسہ کے لئے سرکار کے ذریعہ جماعتوں کو اطلاع کر دی گئی تھی۔ اس کے علاوہ ریڈیو اور اخبارات میں بھی اعلان ہوئے۔ اس کے باوجود خدشہ تھا کہ شائد سیاسی کشمکش کی وجہ سے زیادہ لوگ نہ آسکیں۔ لیکن خدا کے فضل سے پہلے اجلاس کے وقت ہی ہال بھر گیا۔ حاضری ۱۲۰۰ سے بھی زیادہ تھی۔

پہلا اجلاس ۱۶ فروری بروز جمعہ صبح نو بجے مکرم صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب ایم۔ اے کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم ایک لوکل مبلغ یعقوب بن عیسےٰ نے کی۔ لاؤڈ سپیکر کا بھی انتظام تھا۔ مکرم جناب مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت احمدیہ گولڈ کوسٹ نے افتتاحی تقریر فرمائی۔ اور جلسہ کی غرض و غائت بیان فرمائی۔ آپ نے بتایا کہ عیسائی مشن اس وقت للچائی ہوئی نظروں سے شمالی صوبہ کو دیکھ رہے ہیں۔ اور ہمارے لئے موقعہ ہے۔ کہ ہم اس وقت اپنی تبلیغی مہم اس علاقہ میں تیز کریں۔ ورنہ شائد یہ موقعہ پھر ہاتھ نہ آئے۔

آپ کے بعد شمالی علاقہ میں جماعت احمدیہ کے چیف رئیس الحاجی معلم صالح صاحب نے جو قرآن اور فقہ کے ایک جید عالم ہیں مکرم امیر صاحب کی تائید میں تقریر فرمائی۔ اور بتایا کہ ہمیں اس کام کے لئے مالی قربانی کرنی پڑے گی۔

ان کے بعد برادرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری پرنسپل عربک کالج سویڈرو نے عربی زبان میں عربی زبان اور تمدن کی اہمیت پر تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد جناب مسلم یوسف صاحب چیف رئیس اشانٹی احمدیہ نے جماعت کو مالی قربانی کی تحریک کی۔ اور نقد رقم جمع ہونی شروع ہوئی۔ سب سے پہلے جماعت کماسی نے اس مقصد کے لئے ۱۶۰۰ روپیہ نقد پیش کیا۔ اشانٹی اور فینٹی قبائل نے ایک دوسرے سے بڑھ چڑھ کر قربانی پیش کی۔ اور اس دن ۶۴۰۰ روپے جمع ہوئے۔ اور بارہ بجے جلسے کا پہلا اجلاس برخاست ہوا۔

دوسرا اجلاس دو بجے اسی ہال میں مکرم مولانا نذیر احمد صاحب مبشر امیر جماعت گولڈ کوسٹ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ احمدیہ کالج کے ایک طالب علم مسٹر اسمٰعیل نے تلاوت قرآن کریم کی۔ اس کے بعد خاکسار نے شمالی صوبہ میں تبلیغ کی اہمیت پر تقریر کی اور بتایا کہ اس وقت عیسائی اینگلیکن مشن شمالی صوبہ میں اپنا مشن کھولنے کے لئے ۶۷۰۰۰ پونڈ جمع کر رہا ہے۔ اس کے مقابل میں ہمیں بھی کوشش کرنی چاہیئے۔ گو ہم تھوڑے ہیں لیکن کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله کے مطابق خدا ہماری مدد ضرور کرے گا۔

خاکسار کے بعد جناب الحاج آدم صاحب آف سویڈرو نے تقریر کی۔ اور موقعہ کی نزاکت کو حاضرین پر واضح کیا۔ ان کے بعد برادرم مکرم سعود احمد صاحب بی۔ اے، بی۔ ٹی نے مسلمانوں کی تعلیمی خدمات پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ بعض مسلم علماء اور سائنسدان ابھی تک مختلف علوم میں سند ہیں۔ اور بعض علوم کیمسٹری، الجبرا وغیرہ مسلمانوں کی ایجاد ہیں۔ نیز یورپ کے غلط فلسفہ اور سائنس کا رد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے علم کلام میں موجود ہے۔

ان کے بعد مسٹر محمد جے سی صاحب چیف رئیس آف اڈانسی نے تقریر کی اور احباب جماعت کو اس اہم وقت پر مالی قربانی کرنے کی تحریک کی۔ ہمارا دوسرا اجلاس ختم ہوا۔ اس دن بعض اخبارات کے نمائندے بھی آئے۔

۱۲ کو بروز اتوار ہمارا تیسرا اجلاس صبح نو بجے مکرم الحاج معلم صالح صاحب آف واہ کی زیر صدارت شروع ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مسٹر مومین نے کی۔ اس کے بعد صاحبزادہ مرزا مجید احمد صاحب نے فارن مشنز کے عنوان پر تقریر کی۔ اور بتایا کہ کس طرح خلافت ثانیہ میں جماعت کے مشن دنیا کے مختلف مقامات پر قائم ہو گئے ہیں۔ اور زمین کے کناروں تک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مذہب کی تبلیغ پہنچ گئی ہے۔ اور پھر انہوں نے اہل گولڈ کوسٹ کو شمالی صوبہ میں مشن مضبوط کرنے کی طرف توجہ دلائی۔

ان کے بعد ہمارے ایک لوکل مبلغ مسٹر بشیر الدین صاحب نے تقریر کی۔ اور جماعت کو مالی قربانی کی طرف توجہ دلائی۔ اس کے بعد چندہ کی وصولی شروع ہوئی۔ اس دن کوئی ۲۵۰ پونڈ نقد جمع ہوئے۔ گویا کل ۱۰۴۰۰ روپیہ احباب نے چندہ دیا۔

اس کے بعد مکرم امیر صاحب نے اختتامی تقریر فرمائی۔ اور جماعت کے جذبہ قربانی کی تعریف کی۔ اور فرمایا کہ اگر جماعت اسی طرح قربانی اور جوش سے کام لیتی رہی تو بفضلِ ایزدی وہ دن دور نہیں۔ جب براعظم افریقہ میں صلیبی طاقتیں ٹوٹ جائیں گی۔ اور سب اسلام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے۔ اس کے بعد آپ نے دعا کروائی اور جلسہ ختم ہوا۔

مہمانوں کے ٹھہرنے کے لئے مختلف کمرے حاصل کئے گئے تھے۔ اس کے علاوہ احمدیہ مسجد، احمدیہ پرائمری سکول، احمدیہ کالج اور اشانٹی کانجیریٹ سیکنڈری سکول میں بھی مہمان ٹھہرائے گئے تھے۔ انتظامی معاملات میں ایک لوکل مبلغ مسٹر ابراہیم بن محمد صاحب نے بہت مدد کی۔ احباب جہاں مبلغین اور معاونین کے لئے دعا فرمائیں۔ وہاں ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی سالانہ روئداد

امتحانات کے نتائج۔ تعلیمی۔ ادبی اور سماجی سرگرمیاں۔ کالج کی بعض دیگر خصوصیات

(از مکرم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

مورخہ ۱۰ مارچ کو تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے جلسۂ تقسیم انعامات کے موقع پر کالج کے پرنسپل مکرم صاحبزادہ حافظ مرزا ناصر احمد صاحب ایم اے (آکسن) نے کالج کی جو سالانہ روئیداد پڑھ کر سنائی۔ وہ درج ذیل کی جاتی ہے۔

صاحب صدر و معزز حضرات!

ہمارے دل خدائے عزیز و قدیر کی حمد و ثنا سے لبریز ہیں۔ کہ اس نے ہمیں یہ توفیق عطا کی۔ کہ تعلیمی لحاظ سے اس پسماندہ علاقہ میں تعلیم الاسلام کالج کی عمارت کو پایۂ تکمیل تک پہنچا سکیں۔ یہ ہال جس میں آج ہم جمع ہوئے ہیں سالِ رواں میں تعمیر ہوا ہے۔ اور ہمارے پہلے "منصوبہ" کی یہ آخری کڑی ہے۔ گو ہم سمجھتے ہیں۔ کہ ضرورتیں بڑھتی رہیں گی۔ بالائی منزلیں تیار ہوتی رہیں گی۔ کیونکہ انسان کے بنائے ہوئے کسی کام کو صحیح معنوں میں مکمل نہیں کہا جا سکتا۔ ہر نئی ضرورت کے وقت روپیہ چاہیئے ہوگا۔ اپنی جیبوں کی طرف دیکھیں گے۔ تو انہیں خالی پائیں گے۔ احباب حل و عقد کی طرف نظر اٹھائیں گے تو ان کی آنکھوں میں بے رخی جھلکتی دیکھیں گے۔ مگر جب آستانۂ الوہیت پر جھکیں گے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ اس کے خزانوں میں کوئی کمی نہیں۔ اس کی آنکھوں میں بے رخی ہے نہ اس کے دل میں بے مروتی۔ کام ہوتا چلا جائے گا۔ اور دنیا کی حیرانی بڑھتی رہے گی۔ بعض بچوں کی برکات پیدائش سے قبل ہی نظر آنے لگتی ہیں۔ یہ ہال بھی کچھ اسی قسم کا بچہ ہے۔ ابھی اس کا افتتاح نہیں ہوا۔ کھڑکیاں دروازے لگنے ابھی باقی ہیں۔ ہال کا اپنا فرنیچر بھی ابھی تیار نہیں ہوا۔ مگر ہم اس ہال سے استفادہ کر رہے ہیں۔ ابھی اس کی چھت بھی نہیں پڑی تھی۔ کہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب نے اس ہال میں طلباء کو خطاب فرمایا۔ اور پھر جب بھی ضرورت پیش آئی۔ اس ہال نے کبھی ہمیں یہ نہیں کہا۔ کہ مجھے پیدا تو ہو لینے دو۔ بعد میں مجھ سے فائدہ اٹھانا۔ ہنگامی ضرورت کے ہر موقع پر ہم نے اس کا حلق فراخ پایا۔ اور یہی دیکھا کہ سب حاضرین کو اس نے اپنی محبت کے دائرے میں گھیرا ہوا ہے۔ اے ہال! ہم تیرے ممنون ہیں۔ اور اس سے بھی زیادہ اس خدائے واحد و یگانہ کے جس نے تیری تخلیق کے سامان پیدا کئے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک۔

لوہے کو فولاد بننے کے لئے بھٹی کی آگ میں سے گزرنا پڑتا ہے۔ لکڑی کے سینہ پر آرا چلتا ہے۔ تیشہ اور رندہ سے اس کی شکل سنواری جاتی ہے۔ تب کہیں جا کر انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ کپاس کی پھٹی کو بادِ خزاں کے جھونکوں سے اٹھکھیلیاں کرنے کی اجازت نہیں دی جاتی۔ دھنکی میں اسے سر دینا پڑتا ہے۔ پھر تکلے کی گردش میں آتی ہے۔ تب جا کر کہیں کپڑا بنتا ہے۔ اور انسان اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔ غرضیکہ ہر خام مال نظم و ضبط کے مضبوط اور بظاہر تکلیف دہ بندھنوں کے بغیر قوتِ استفادہ نہیں رکھتا۔ یہی حال قوم کے نونہالوں کا ہے۔ جو مضبوط نظم و ضبط میں سے گذرے بغیر قومی کارواں کو کامیابی و کامرانی کی شاہراہوں پر نہیں چلا سکتے۔ باہمت اور اولوالعزم ہاتھ ہی "تاریخ کے اوراق" لکھتے ہیں۔ بہادر اور شجاع ہی "مستقبل" سنوارا کرتے ہیں۔ اور قوم کے اس نرم، غیر تربیت یافتہ خام مال کو تربیت دے کر باہمت۔ اولوالعزم بہادر اور شجاع بنانا تعلیمی اداروں کا کام ہے۔ جس قوم کے تعلیمی ادارے اپنے ان فرائض کو سمجھتے ہیں۔ اس قوم کا مستقبل روشن ہے۔ اس قوم کی بڑائی اور عظمت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ وباللہ التوفیق۔

۱۔ نتائج

عرصۂ زیر رپورٹ میں حسب سابق خدا تعالیٰ کے فضل سے ہمارے یونیورسٹی امتحانات کے نتائج یونیورسٹی اوسط سے بہتر رہے۔ چنانچہ بی۔ اے۔ بی۔ ایس سی اور انٹرمیڈیٹ امتحانات کی پاس فی صدی درج ذیل ہے:۔

	کالج	یونیورسٹی
ایف اے	۲۵٫۶۸	۲۳
نان میڈیکل	۳۷٫۶۹	۲۲
میڈیکل	۵۴	۲۳
بی ایس سی	۶۷٫۳۴	۵۰
بی اے	۵۳٫۶۸	۳۶٫۳

۲۔ تعداد طلباء

کالج میں داخل ہونے والے طلباء کی تعداد بھی سال بہ سال زیادہ ہوتی جا رہی ہے۔ باوجود اس کے کہ ہم داخل ہونے والے طلباء کی ایک بڑی تعداد کو بہت چھان بین کے بعد اجازت دیتے ہیں۔ گذشتہ سات سال کی کل تعداد حسب ذیل نقشہ سے ظاہر ہے:۔

لاہور:
- ۵۱-۱۹۵۰ء میں کل ۳۲۵ طلباء تھے
- ۵۲-۱۹۵۱ء " " ۳۷۵ " "
- ۵۳-۱۹۵۲ء " " ۳۳۴ " "
- ۵۴-۱۹۵۳ء " " ۵۲۲ " "

۵۵-۱۹۵۴ء میں کل ۳۶۴ طلباء تھے۔
(انتقالِ مکانی کی وجہ سے کمی ہو گئی)
۵۶-۱۹۵۵ء میں کل ۴۵۲ طلباء ہو گئے۔
۵۷-۱۹۵۶ء میں کل ۶۰۷ طلباء سے بھی اوپر داخل ہوئے۔

۳۔ آمد و خرچ

سالِ رواں میں ہمارا کل متوقع خرچ ۲۹۲، ۶۰، ۱ ہے۔ حکومت ویسٹ پاکستان کی طرف سے امسال بھی ہمیں دس ہزار روپیہ کی امدادی گرانٹ دی گئی ہے۔ جس پر ہم اس کے بہت ممنون ہیں۔ تقسیم ملک کے بعد سے اس وقت تک تعلیم الاسلام کالج پر (ہوسٹل کے اخراجات کے علاوہ) ۳/۹/۵۲۵، ۰۸، ۱۱ خرچ کئے گئے ہیں۔ جس کے بالمقابل ہمیں حکومت کی طرف سے مبلغ ۵۵،۰۰۰ روپے کی امدادی گرانٹ دی گئی۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ ہمارے خوشکن نتائج اور ہماری بڑھتی ہوئی ضرورتوں کے پیش نظر آئندہ سال سے حکومت ہمیں کم از کم ایک لاکھ روپے کی امدادی گرانٹ دے گی۔ مذکورہ بالا اخراجات کے علاوہ کالج کی تعمیر پر بھی ہمارا لاکھوں روپیہ خرچ ہوا ہے۔ مگر حکومت کی طرف سے ہمیں صرف ایک لاکھ روپے کا عطیہ دیا گیا ہے۔ یہ بات کسی بیان کی محتاج نہیں۔ کہ یہ تعلیمی ادارہ جو بہترین آلات سائنس سے آراستہ ہے۔ تعلیمی لحاظ سے ایک پسماندہ علاقہ میں جاری کیا گیا ہے۔ اور اس طرح ایک بہت بڑی ملکی ضرورت کو پورا کر رہا ہے۔ اور گو یہ ایک پرائیویٹ درسگاہ ہے۔ جس کے اخراجات کا قریباً سارا بار (یعنی نوے فی صدی سے اوپر) جماعت احمدیہ کے کندھوں پر ہے۔ مگر اس کے طلباء کا ۵۴ فی صدی جماعت احمدیہ سے تعلق نہیں رکھتا۔ جن میں سے بیسیوں طلباء فیس اور وظیفہ کی مراعات حاصل کر رہے ہیں۔ پس گو یہ جماعت احمدیہ کا ایک ادارہ ہے۔ مگر اس سے مالی اور علمی فیض حاصل کرنے والے ہر فرقہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ ہماری فضا فرقہ وارانہ تعصبات سے کلی طور پر پاک ہے۔ جو ہمارا فرض ہے۔ وہ ہم ادا کر رہے ہیں۔ حکومت کا جو فرض ہے، امید ہے وہ اسے ادا کرے گی۔

۴۔ وظائف و رعایات

دنیا کی کوئی قوم ترقی یافتہ ہو یا پسماندہ ذہنوں کا ضیاع برداشت نہیں کر سکتی۔ پس ہماری ہمیشہ یہ کوشش رہی ہے۔ کہ قوم کا کوئی ذہین اور ہونہار بچہ محض غربت کی وجہ سے تعلیم سے محروم نہ رہے۔ غریب ہونے کے باوجود اور ہزار تکلیف اٹھا کر بھی ہم قوم کے اس ہونہار مستقبل کی مالی امداد کرتے ہیں۔ چنانچہ ہمارے طلباء کی بہت بڑی تعداد کالج سے فیس کی رعائت اور وظیفہ حاصل کر رہی ہے۔ اس کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

۱۔	پوری فیس کی رعایت	۷۳ طلباء
۲۔	آدھی فیس کی رعایت	۶۴ "
۳۔	وظائف انعامی	۷ "
۴۔	امدادی وظیفہ	۳ "
۵۔	وظیفہ "جوبلی فنڈ"	۲ "
۶۔	قرضہ حسنہ	۷ "
	کل	۱۵۶ "

اس کے علاوہ ہمارے چودہ طلباء یونیورسٹی یا محکمہ تعلیم سے استحقاقی وظائف حاصل کر رہے ہیں۔ اور ایک طالب علم کو آزاد کشمیر کی طرف سے وظیفہ مل رہا ہے۔

۵۔ کتب خانہ

پاکستان میں کتب کا فقدان ہے۔ اچھی کتب کا دستیاب ہونا قریباً ناممکن ہے۔ اور کتابوں کی درآمد پر پابندیاں عائد ہیں۔ نتیجہ یہ کہ معدودے چند پرانے کالجز کے علاوہ ہر کالج کی لائبریری ناگفتہ بہ حالت میں ہے۔ اور حکومت کو اس کی طرف کوئی توجہ نہیں۔ اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ ہمارے بچے صحیح معنوں میں تعلیم حاصل کریں

وسعت علم، وسعت نظر اور پختہ فکر سے مزین ہوں تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنے کتب خانوں کی فکر کریں۔ اگر پاکستان یونیورسٹیز کے تمام کالجز کو اجازت دی جائے کہ وہ جب چاہیں جتنی چاہیں۔ کتب کی درآمد کر سکیں۔ اور اگر اس کے ساتھ حکومت وقت بشاشت اور فراخدلی کے ساتھ لائبریری گرانٹ دے تو یہ مشکل بآسانی حل ہو جائے

ہماری لائبریری میں عرصہ زیر رپورٹ میں قریباً چار صد کتب کا اضافہ ہوا۔ اس وقت کالج لائبریری میں کم وبیش آٹھ ہزار کتب موجود ہیں اور بہت سے ملکی اور غیر ملکی روزنامے، ہفتہ وار اور ماہوار رسالے منگوائے جاتے ہیں۔ طلبہ میں کتب بینی کا شوق پایا جاتا ہے۔

۶۔ فضل عمر ہوسٹل

سپرنٹنڈنٹ: چوہدری محمد علی ایم اے
ٹیوٹرز :۔ شیخ محبوب عالم خالد ایم اے
مولانا ارجمند خاں صاحب
سعید اللہ خاں صاحب
پریفکٹس :۔ عطاء الرحمٰن پراچہ
منیر الدین احمد

ریمارکس :۔ ہمارا کالج عملاً رہائشی (Residential) کالج کی حیثیت رکھتا ہے۔ دوران سال میں ۱۶۰ اور ۱۷۰ کے درمیان طلباء کی تعداد رہی۔ بعض کمروں میں ۵-۵ طلبہ ٹھہرانے پڑے۔ ہنوز کئی طلبہ اس انتظار میں ہیں کہ جگہ ملے تو ہوسٹل میں آئیں۔ ہوسٹل میں پاکستان کے تمام حصوں سے طلبہ آئے ان میں سے بعض غیر ملکی طلبہ بھی تھے۔ فنڈز کی کمی کے باعث دوسری منزل ابھی تیار نہیں ہو سکی۔ اور نہ ہی برآمدے اور فرش وغیرہ مکمل ہوئے ہیں۔

نظم وضبط پریفکٹس اور عملہ ہوسٹل نے دوران سال میں حسب سابق ہوسٹل کی روایات کو قائم رکھنے کی پوری کوشش کی۔ طلباء کی طرف انفرادی توجہ دی گئی۔ والدین سے بھی پورا رابطہ رکھا گیا۔ اگرچہ ڈسپلن کی پابندی بہرحال ایک اچھا رہے لیکن بعض Problem Children (جنہیں والدین ہوسٹل کو بورسٹل سمجھ کر بلا تخصیص مذہب و ملت وورود سے بھجواتے ہیں) بھی داخل ہوتے ہیں اور ان معموں کو سلجھانے میں کافی سردردی کرنی پڑتی ہے ایسے موقعوں پر بالخصوص اور عام حالات میں بالعموم پرنسپل کو ذاتی توجہ اور رہنمائی کرنا پڑتی ہے۔ قرآن کریم اور حدیث شریف کا درس صبح شام ہوتا رہا۔

میس ہمارے ہاں اکثریت نہایت غریب اور نادار طلباء کی ہوتی ہے جن میں سے بعض ناشتہ بھی نہیں کر سکتے۔ اس لئے چوہدری محمد ظفر اللہ خاں صاحب اور دیگر مخیر اصحاب نے ایک ناشتہ فنڈ قائم کیا جس سے سستے اور اچھے ناشتے کا انتظام کیا گیا۔ یعنی دودھ اور دلیا (اوسط دو آنے فی کس) اور کھانے کی ساڑھے چار آنے سے ساڑھے پانچ آنے فی وقت کے حساب سے خرچ کی اوسط رہی۔

متفرق ہوسٹل یونین کے زیر اہتمام میاں عبدالحی صاحب۔ صوفی بشارت الرحمٰن صاحب۔ چوہدری محمد علی صاحب نے علی الترتیب انڈونیشیا میں اسلام۔ ذکر الٰہی۔ اور مسئلہ کشمیر کے متعلق ہماری ذمہ داریوں پر لیکچر دیئے۔ امسال بھی ہوسٹل یونین نے آرائش کمرہ جات کا مقابلہ کروایا اور اول و دوم آنے والوں کو انعامات دیئے۔ غریب اور نادار طلبہ کے مفت علاج کا انتظام کیا گیا۔ بعض کو وٹامن کی گولیاں کھلائی جاتی رہیں۔ ڈی۔ ڈی۔ ٹی باقاعدہ کی جاتی رہی ہے۔

۷۔ المنار

یہ کالج کا نمائندہ رسالہ ہے۔ اور کالج کی روزانہ زندگی، اس کی مخصوص کیفیتوں اور خوشکن مصروفیتوں کی شستہ، شگفتہ اور سلجھے ہوئے انداز میں عکاسی کرتا ہے۔ اس میں جہاں ہمارے اساتذہ اور طلباء کے رشحات قلم شائع ہوتے ہیں۔ وہاں کالج کی علمی، ادبی اور ورزشی مجالس کے تذکرے بھی ہوتے ہیں حصہ انگریزی کے مدیر افتخار احمد شہاب اور ان کے معاون منیر الدین احمد۔ سید عبداللہ اور حمید احمد ہیں۔

حصہ اردو کے مدیر ناصر احمد خان پرویز پرواز ی اور ان کے معاون ایاز محمود خان اور لطف الرحمٰن محمود احمد ہیں۔

نگران حصہ اردو مکرم شیخ محبوب عالم صاحب خالد ایم اے ہیں اور نگران حصہ انگریزی پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اور معاون مرزا خورشید احمد صاحب ایم اے ہیں۔

۸۔ علمی مشاغل

نظر میں وسعت اور ذہن میں جلا پیدا کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ طلبہ کو "نصاب" کے تنگ دائرہ سے نکال کر علم کی وسیع اور ہر لحظہ بڑھتی اور پھیلتی ہوئی دنیا میں داخل کیا جائے۔ ہمارے طلبہ خدا تعالیٰ کے فضل سے کتب بینی کا شوق رکھتے ہیں اور ہمارے کالج کا علمی ماحول مشہور علم دوست ہستیوں کے لئے ہمیشہ باعث کشش رہا ہے

اس طرح ہمارے طلباء کو ماہرین فن کے خیالات سننے کا بالعموم موقع ملتا رہتا ہے جیسا کہ کالج کی متعدد علمی و ادبی مجلسوں کی سرگرمیوں سے ظاہر ہے

مگر میں یہاں یہ اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ مفصل کالجوں کے لئے یہ ضروری ہے کہ وہ اپنی کاریں رکھیں۔ کیونکہ اس کے بغیر مفصل کالج اکثر ان ماہرین فن سے استفادہ نہیں کر سکتے جو گاہے گاہے پاکستان میں آتے ہیں اگر کالجز کے پاس اپنی کاریں ہوں تو ایسے ماہرین کو بسہولت مفصل کالج اپنے ہاں مدعو کر سکتے ہیں مگر اکثر کالج کاریں خریدنے کی توفیق نہیں رکھتے۔ اگر حکومت ہر کالج کو ایک یا دو سٹیشن ویگن خرید دے تو امید ہے کہ کالج ان کو سنبھال لیں گے اور ان کالجوں کو اس سے بہت فائدہ پہنچے گا۔

۹۔ کالج یونین:۔

کالج یونین تعلیم الاسلام کالج کی سب سے بڑی مجلس ہے۔ کالج کے جملہ طلبہ اس کے رکن ہیں مجلس نصیر احمد خاں صاحب کی صدارت میں بدستور شاہراہ ترقی پر گامزن ہے چنانچہ امسال ہمارے طلبہ نے متعدد کالجوں کے بین الکلیاتی مباحثات میں حصہ لیا اور اس سال بھی بہت سے انعامات حاصل کئے مثلاً:۔

۱۔ اسلامیہ کالج پشاور کے انگریزی مباحثہ میں عبداللہ ابوبکر اول رہے۔

۲۔ لارکالج پشاور کے اردو مباحثہ میں عبدالرشید دوم رہے

۳۔ سرگودھا میں منعقد ہونے والے سیکنڈری بورڈ کے زونل مباحثہ میں عبدالرشید I ایر میں آئے۔ اور

۴۔ تعلیم الاسلام کالج میں منعقد ہونے والے بین الکلیاتی انگریزی مباحثہ میں سید عبید اللہ اول اور عبداللہ ابوبکر سوم رہے۔ نیز اردو مباحثہ میں عبدالرشید اول رہے ـــ اس کے علاوہ ہمارے کالج کی ٹیمیں مختلف کالجز کے چار بین الکلیاتی مباحثات میں بحیثیت ٹیم سیکنڈ آئیں۔

سال رواں میں کالج یونین کے کل تیرہ اجلاس منعقد ہوئے۔ یونین کے زیر اہتمام ماہرین نے تقاریر فرمائیں۔ جن میں سے چند ایک کے نام یہ ہیں۔

۱۔ پروفیسر سٹیکمین سائنٹیفک ایڈوائزر راک فیلر فونڈیشن و پروفیسر امریٹس منیسوٹا یونیورسٹی امریکہ۔

۲۔ پروفیسر بوزن ڈائریکٹر انسٹیٹیوٹ آف فزیالوجی اکیڈیمی آف سائنسز U.S.S.R.

۳۔ مسٹر رسے لو سانی مشہور اطالوی مستشرق

۴۔ میجر عثمان بیگ آفندی آف ترکی۔

اس مجلس کے انتظام میں اردو اور انگریزی کے سالانہ تقریری مقابلے بھی ہوتے جن میں ایک ہاؤس آف کامنز کی طرز کا تھا نیز کالج کے اساتذہ کرام نے مختلف مواقع پر طلبہ کے سامنے مفید اور دلچسپ موضوعات پر تقاریر کیں

ب۔ سائنس سوسائٹی:۔

سائنس سوسائٹی کے نگران پروفیسر حبیب اللہ خاں ایم ایس سی ہیں جن کی قیادت میں دسمبر کے آخر میں طلبہ کی ایک پارٹی نے مری۔ واہ۔ نوشہرہ مردان۔ درگئی۔ پشاور اور لنڈی کوتل کی سیاحت کی۔ مری میں برفباری کا نظارہ دیکھا قدرتی مناظر سے محفوظ ہوئے اور مختلف صنعتی کارخانوں سے طلبہ کا تعارف ہوا۔

اس مجلس کے زیر انتظام مکرم عبدالمنان صاحب شاد نے The Role of Chemistry in Textile Industry کے موضوع پر (۲) مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب سابق پرنسپل ڈینٹل کالج لاہور نے Care of Teeth and Healthe کے موضوع پر (۳) مکرم ڈاکٹر عبدالبصیر صاحب پال صدر شعبہ طبیعات پنجاب یونیورسٹی اور ڈاکٹر مقصود احمد صاحب آف دیرمنزی کالج لاہور نے "ایٹمی توانائی اور اس کا استعمال" کے موضوع پر لیکچر دئے۔

ج۔ مجلس ارشاد:۔

اس مجلس کے صدر ملک محمد عبداللہ صاحب فاضل ہیں طلبہ کے دلوں میں دین اسلام سے وابستگی پیدا کرنا اس مجلس کے مقاصد میں سے ہے اس مجلس کے زیر انتظام مندرجہ ذیل تقاریر کا انتظام کیا گیا۔

۱۔ مکرم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے "نماز کے فوائد اپنے ذاتی تجربہ کی بناء پر" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۲۔ مکرم مولانا ابوالعطاء صاحب پرنسپل جامعۃ المبشرین ربوہ نے "اسلام میں نظام خلافت" کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۳۔ مکرم ظہور احمد صاحب باجوہ سابق امام مسجد لندن و مکرم غلام یٰسین صاحب سابق مبلغ اسلام امریکہ و مکرم بشارت احمد صاحب بشیر سابق مبلغ اسلام مغربی افریقہ نے انگریزی میں علی الترتیب "یورپ، امریکہ اور مغربی افریقہ میں اسلام کی بڑھتی ہوئی دلچسپی" کے موضوعات پر تقاریر فرمائیں۔

ـــ (باقی) ـــ

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے اور تزکیہ نفس کرتی ہے۔

نئے میزانیہ کی ایک خوش آئند خصوصیت یہ ہے کہ سرکاری آمدنی کے ہر سو روپے میں سے

کم از کم چھیالیس روپے رفاہی سرگرمیوں کیلئے مخصوص کئے گئے ہیں

رفاہی سرگرمیوں کا یہ تناسب اتنا زیادہ ہے کہ اس کی اور کوئی مثال نہیں ملتی

صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب فنانس سکرٹری حکومت مغربی پاکستان کی نشری تقریر

حکومت مغربی پاکستان کے فنانس سیکرٹری محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب سی۔ ایس۔ پی نے مورخہ ۱۰ مارچ ۱۹۵۷ء کو صوبے کے نئے بجٹ کے متعلق ریڈیو پاکستان لاہور سے جو تقریر انگریزی میں نشر فرمائی اس کا ترجمہ درج ذیل ہے

ہفتہ کے روز وزیر خزانہ نے ایوان اسمبلی میں حکومت مغربی پاکستان کا میزانیہ ۵۸-۱۹۵۷ء پیش کیا یہ میزانیہ چونکہ ایک ضخیم جلد پر مشتمل ہے اور اس کے مختلف پہلوؤں کا ہر شخص آسانی سے جائزہ نہیں لے سکتا۔ اس لئے آج رات میں عام فہم انداز میں بجٹ کی بعض اہم ترین خصوصیات پر روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔ جس سے سامعین اندازہ کر سکیں گے کہ ماضی میں کیا کچھ کیا گیا ہے اور مستقبل میں کیا کیا سرگرمیاں انجام دینے کی تجاویز کی گئی ہیں

جیسا کہ آپ سب جانتے ہیں میزانیہ دو حصوں پر مشتمل ہے۔ بجٹ کا ایک حصہ محاصل کا آئینہ دار ہے۔ جس میں ٹیکسوں اور دوسرے ذرائع آمدنی سے سرکاری آمدنیوں کو جمع کیا جاتا ہے۔ اس مد کے تحت نظم و نسق اور تعلیم صحت و زراعت وغیرہ سے متعلق دوسری رفاہی سرگرمیوں کی تکمیل کے لئے حکومت کے روزمرہ اخراجات کا اہتمام کیا جاتا ہے۔

ریونیو بجٹ سے الگ کیپیٹل بجٹ ہوتا ہے۔ جس کے ذریعے حکومت عوام اور مرکزی حکومت سے قرضے حاصل کر کے ترقیاتی کاموں کے لئے وسیع پیمانے پر سرگرمیوں کا آغاز کرتی ہے۔ آئندہ سال کا فاضل ریونیو بجٹ ۳ ۷ کروڑ سے زائد رقم پر مشتمل ہے اور اس کے علاوہ تقریباً ۵ ۴ کروڑ کے اخراجات کیپیٹل بجٹ میں دکھائے گئے ہیں، جنہیں آبپاشی، برقی قوت، مواصلات اور صنعتوں کی ترقی سے متعلق بعض ایسے اہم منصوبوں کی تکمیل پر خرچ کیا جائے گا، جن کی تکمیل صوبے کی معیشت پر دوررس نتائج کی حامل ہوگی

عام شخص کی حالت

یہاں قدرتی طور پر آپ یہ معلوم کرنا چاہیں گے کہ باوجود اتنے کثیر اخراجات کے ایک عام شخص کو اس کی موجودہ ناخوشگوار حالت کی اصلاح کی کوئی صورت دکھائی نہیں دیتی اس کے کئی وجوہات ہیں لیکن میں صرف دو وجوہات کی وضاحت کر دینا چاہتا ہوں جو بالعموم عوام کی نظروں سے اوجھل رہتے ہیں پہلی وجہ یہ ہے کہ آبادی میں اضافہ ہونے سے حکومت کی ان محکمانہ سرگرمیوں کے مفادات جزوی طور پر کالعدم ہو جاتے ہیں۔ جن سے بصورت دیگر عوام استفادہ کر سکتے ہیں ہم میں سے اکثر لوگ اس بات کا احساس نہیں کرتے کہ ہر سال ہماری آبادی میں دس لاکھ سے زائد انسانوں کا اضافہ ہو جاتا ہے۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ موجودہ وقت میں مانگ اور رسد کے درمیان اتنا وسیع خلا پایا جاتا ہے کہ حکومت کی سرگرمیوں کو بہت حد تک ٹھوس تصور نہیں کیا جا سکتا اور بدیں وجہ ان کا عام نقطہ نظر سے اعتراف نہیں ہوتا۔

مثال کے طور پر تعلیم کو لے لیجئے۔ موجودہ وقت میں ہر شخص کو یہ اعتراض ہے کہ ہمارے یہاں سکولوں کی تعداد بہت کم ہے اور ان میں ساز و سامان کی سخت قلت پائی جاتی ہے لیکن اس بات کا شاذ ہی کسی کو خیال ہو کہ اگست ۱۹۴۷ء سے جب ہمیں آزادی حاصل ہوئی۔ اب تک کالجوں کی تعداد ۳۷ سے ۷۴ تک پہنچ گئی ہے اور کالج میں تعلیم پانے والے طلباء کی تعداد تقریباً بارہ ہزار سے چالیس ہزار تک جا پہنچی ہے۔ دوسرے لفظوں میں تقریباً ۹ سال کے عرصہ میں کالجوں کی تعداد میں سو فی صدی اور طلباء کی تعداد میں دو سو فیصدی سے زائد اضافہ ہوا ہے اسی طرح سکولوں کی تعداد قریباً گیارہ ہزار سے اٹھارہ ہزار سے زائد تک جا پہنچی ہے اور ان سکولوں میں طلباء کی تعداد جو بارہ لاکھ سے کم تھی اکیس لاکھ سے اوپر ہو گئی ہے۔

ان اعداد سے حالات کا خود بخود اندازہ ہو جاتا ہے اور اس کے علاوہ یہ امر بھی [illegible] ہمارے تعلیمی اداروں میں طلباء کا کتنا اژدہام اور ساز و سامان کا کس قدر فقدان ہے اور پھر سکولوں میں طلباء کو داخلہ لینے میں کئی دشواریوں کا سامنا کرنا پڑتا ہے اسی طرح میں دوسرے شعبوں مثلاً صحت کے بارے میں بھی اسی نوع کے اعداد و شمار پیش کر سکتا ہوں۔

تعلیم کی اہمیت

آئندہ سال کے میزانیہ میں تعلیم کی اہمیت پر بدستور زور دیا گیا ہے اور اس لحاظ سے میزانیہ میں نئے سکول جاری کرنے کے لئے ایک کروڑ سے زائد رقم کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ تعلیمی پروگرام میں سب سے زیادہ قابل ذکر بات یہ ہے کہ عام نصاب تعلیم سے اب فنی تعلیم کی طرف رجوع کیا گیا ہے

اس میزانیہ کی خوش آئند خصوصیت یہ ہے کہ سرکاری آمدنی کے ہر سو روپیہ میں سے کم سے کم چھیالیس روپے رفاہی سرگرمیوں کے لئے مخصوص رکھے گئے ہیں اور بقایا رقم دیگر ضروریات مثلاً پولیس اور دیگر انتظامی اخراجات کے لئے رکھی گئی ہے۔

میزانیہ میں رفاہی اور غیر رفاہی سرگرمیوں کے درمیان یہ تناسب اتنا زیادہ ہے کہ اس کی کوئی مثال نہیں ملتی۔ اس تناسب کا اگر گذشتہ سال کے میزانیہ سے موازنہ کیا جائے تو معلوم ہو جائے گا کہ گذشتہ سال کے مقابلہ میں اس مد میں ۲۳ فی صدی اضافہ ہوا ہے جو گذشتہ ۱۰ سال کے تقریباً سات فی صد اوسط اضافہ سے کہیں بہتر ہے۔ اس امر سے حکومت کی پالیسی اور اس کی رفاہی سرگرمیوں میں روز افزوں بیشی کا پتہ چلتا ہے۔

نازک غذائی صورت حال

میزانیہ کی ایک اور اہم خصوصیت یہ ہے کہ اس میں غذائی مسئلہ کی نازک صورت حال سے نپٹنے پر کافی زور دیا گیا ہے۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ اس سال ملک کو اسی کروڑ روپیہ کی لاگت سے سولہ لاکھ ٹن غلہ درآمد کرنے کی ضرورت [illegible] ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ اور ہماری آئندہ معاشی ترقی اور ہماری بقا کے لئے یہ ضروری ہے کہ ہم اپنی خوراک کے لئے کافی مقدار میں غلہ پیدا کریں۔

اس میں کوئی شک نہیں کہ بعض ایسے ملک بھی ہیں جو کافی مقدار میں غلہ پیدا نہیں کرتے لیکن ان کے ہاں مضبوط صنعتی حلقے ہوتے ہیں جو ان کی معیشت کو سہارا دیتے ہوئے انہیں اتنا سرمایہ بہم پہنچاتے ہیں کہ جس سے وہ غیر ممالک سے غلہ درآمد کر سکیں لیکن پاکستان کی یہ صورت حال نہیں اس لئے ہمارے لئے یہ معاملہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے کہ ہم غذائی پیداوار کے سلسلہ میں اپنے آپ کو جلد سے جلد خود کفیل بنا لیں۔ اس اہم ترین ضرورت کا احساس کرتے ہوئے آئندہ سال کے میزانیہ میں تقریباً سات کروڑ روپیہ صوبے میں زراعتی ترقی کے کاموں کے لئے مہیا کیا گیا ہے اس سے گذشتہ سال کی رقم کی نسبت ۱۳۳ فیصد بیشی ظاہر ہوتی ہے۔ اس سلسلہ میں جو زراعتی لائحہ عمل منظور کیا گیا ہے اس کے تحت صوبے بھر میں وسیع پیمانے پر زراعتی تعلیم ادارے، توسیعی سرگرمیوں اور پودوں کے تحفظ سے متعلق تدابیر اختیار کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے اس کے علاوہ ایک زراعتی بنک کے اجراء سے ایک کروڑ اسی لاکھ روپے اور تقاوی قرضوں کے لئے ایک کروڑ روپے کی خطیر رقم رکھی گئی ہے میزانیہ میں زیادہ اناج اگانے کی مہم کو فروغ دینے کے لئے مختلف محرکات کے لئے گنجائش رکھی گئی ہے اور ان میں آبپاشی کے لئے تعمیر شدہ نلکوؤں کی شرح بجلی میں اٹھارہ پائی سے پندرہ پائی فی یونٹ تخفیف شامل ہے ان اقدامات کے علاوہ سرکاری زراعتی ٹریکٹر بھی کسانوں کو رعایتی شرحوں پر مستعار دئے جائیں گے اور غیر کاشت شدہ اراضی کے سلسلہ میں جنہیں زیر کاشت لایا جائے گا مالیہ اراضی اور آبیانہ میں ۲۵ فی صد کٹوتی دی جائے گی توقع ہے کہ اس امید افزا پروگرام اور دیگر محرکات پر عمل کرنے سے غذا کے موجودہ نازک مسئلہ کو نپٹانے میں ٹھوس مدد ملے گی۔

آبپاشی اور بجلی کے منصوبے

زرعی ترقی پر زور دینے کے علاوہ بجٹ میں آبپاشی اور بجلی کی ترقی کے لئے بھاری اخراجات کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ صوبے کی ترقی کے لئے ان دونوں سیکٹروں کی اہمیت ظاہر ہے آبپاشی کے کاموں کے لئے ۱۳ کروڑ کی رقم مخصوص کی گئی ہے۔ جس کی وجہ سے آبپاشی کے رقبے میں اضافہ ہوگا اور سیم زدہ علاقوں میں مزید ٹیوب ویل اور پانی کے نکاسی کا مزید انتظام ہو سکے گا۔ بجلی کے سلسلے میں بہت کم لوگ اس کا احساس کرتے ہیں۔ کہ صوبے میں آزادی کے وقت پیدا ہونے

والی بجلی کی مقدار تقریباً دس ہزار کلوواٹ تھی۔ جو ایک لاکھ اور ۳۶ ہزار کلوواٹ تک پہنچ چکی ہے۔ دوسرے الفاظ میں صوبے کو بجلی کی پیداوار میں تقریباً آٹھ سو فی صد کا اضافہ ہوا ہے۔ بجٹ میں آئندہ مالی سال کے دوران میں بجلی کی پیداوار میں مزید اضافہ کرنے کی غرض سے مزید ساڑھے پانچ کروڑ روپے کی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اس رقم میں اسی لاکھ روپیہ دیہی علاقوں میں بجلی مہیا کرنے اور عوام کو اور صنعتی اداروں کو کنیکشن دینے کے لئے شامل ہے۔ بجٹ کے کیپیٹل کی مد میں ایک اور اہم گنجائش عمارات اور سڑکوں پر دس کروڑ سے زائد کے اخراجات سے متعلق ہے۔ ۳ ہزار ایک سو میل سے زائد لمبی نئی سڑکیں تعمیر ہوں گی۔ اور اس پروگرام کی تکمیل سے بنیادی طور پر صوبے کے مواصلات بہتر ہو جائیں گے۔ ترقیاتی سلسلے میں دیگر اہم منصوبے دس فلاح خانوں . . . . . . اپاہجوں اور کوڑھیوں کے لئے چار چار فلاح خانوں اور مصنوعی اعضا تیار کرنے کے چار مرکزوں کے قیام سے متعلق ہے۔

غیر ترقی یافتہ علاقے

بجٹ میں غیر ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کے لئے بھی گنجائش رکھی گئی ہے۔ اور اس سلسلہ میں کل رقم تقریباً تین کروڑ مخصوص کی گئی ہے۔ اس سے حکومت کی پالیسی پر روشنی پڑتی ہے۔ اور یہ ظاہر ہے۔ کہ اس عظیم ضم شدہ صوبے کے وسائل کے بغیر غیر ترقی یافتہ علاقوں کی ترقی کے لئے ایسے وسائل مہیا نہیں ہو سکتے تھے۔

چوتھے درجے کے سرکاری ملازم

بجٹ کی دوسری خصوصیات جن کا عوام خیر مقدم کریں گے۔ چوتھے درجے کے سرکاری ملازمین کے بچوں کی مڈل تک مفت تعلیم سے متعلق ہے۔ اور یہ گنجائش کم تنخواہ پانے والے عملہ کے لئے ۱۲ لاکھ روپے کی امداد بے خانمان سرکاری ملازمین کے متعدد دعاوی کے تسلیم کرنے (جس میں تجارت کے ملازمین کی پنشن شامل ہے) کے علاوہ ہے۔ میزانیہ میں لاہور میں ایک قومی سٹیڈیم کی تعمیر۔ ایک قانونی مرکز کے قیام۔ صحافت کی تربیت کے لئے وظائف۔ صوبے میں فوجی تربیت کے انتظامات اور کھیلوں تعلیم اور ادب کے لئے فراخ دلی کے ساتھ گنجائش رکھی گئی ہے۔

غرضیکہ بجٹ مغربی پاکستان کے نئے صوبے کی صلاحیتوں کا آئینہ ہے۔ اور حکومت کی وسیع پالیسی کے ثبوت میں کافی شہادت مہیا کرتا ہے۔ جس کا منشا اس وقت تک اقتصادی ترقی خوراک میں خودکفالت کی کوششوں اور اپنی فلاحی سرگرمیوں کو فروغ دینا ہے جب تک ایک فلاحی ریاست کے قیام کی مشترک منزل نہیں آجاتی۔ ہو سکتا ہے کہ یہ منزل دور ہو۔ لیکن اگر ہم اپنے لئے ایک سیدھا راستہ متعین کر لیں۔ اور محنت کریں۔ تو ہم یہ مقصد حاصل کر سکتے ہیں۔ اور اس طویل اور دشوار سفر میں جتنی آزمائشیں ہوں۔ وہ ہمارے عزم کو اور بھی مستحکم کر دیں۔ اور ہم اس مقصد کے لئے اور زیادہ محنت کریں۔

نتائج سے فوراً مطلع فرمائیں

سفتہ تحریک وصیت ۱۴ مارچ کو ختم ہو گیا ہے۔ اس لئے امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں بذریعہ اعلان ہذا درخواست کی جاتی ہے کہ اب وہ براہ نوازش ۱۴ مارچ کے بعد بلا توقف اپنے اپنے حلقہ جات سے اس تحریک کے نتائج کے متعلق مختصر رپورٹیں بھجوانے کا انتظام کر کے ممنون فرمائیں۔

لجنات اماء اللہ کی کارگذاری کے نتائج بھی امراء اور پریذیڈنٹ صاحبان کی رپورٹوں میں ہی مدغم ہو کر آجائیں۔ تو بہتر ہے۔ کیونکہ لجنات کا انتظام بھی جہاں جہاں قائم ہے۔ مقامی جماعتوں کا ہی حصہ ہے۔ لیکن اگر وہ اپنی رپورٹیں علیحدہ بھجوانا پسند کریں۔ تو شکریہ کے ساتھ قبول کی جائیں گی۔

مطلوبہ رپورٹوں میں جن پانچ امور کا ذکر ہونا ضروری ہے۔ وہ وہی ہیں۔ جو اس تحریک کے اعلانات اور سرکلر میں بیان کر دیئے گئے تھے۔ اس لئے رپورٹوں کی تیاری میں ان کو ملحوظ رکھا جائے۔ ان امور کے علاوہ کوئی اور قابل ذکر بات ہو۔ تو اسے بھی رپورٹ میں شامل کیا جا سکتا ہے۔ (سیکرٹری نظارت بہشتی مقبرہ)

لائبریریوں کیلئے نئی کتب:

نظارت ہذا قائم شدہ لائبریریوں میں مزید نئی کتب مہیا کر رہی ہے۔ لہٰذا جہاں جہاں لائبریریاں قائم ہیں۔ ایسی جگہوں کے انچارج صاحبان لائبریری خود تشریف لا کر یا کسی نمائندہ کو تصدیقی چٹھی دے کر مجلس مشاورت کے موقعہ پر کتب نظارت اصلاح و ارشاد سے حاصل کر سکتے ہیں۔ (ناظر اصلاح و ارشاد)

چندہ مسجد ہالینڈ

— اور —

احمدی خواتین کا فرض

جیسا کہ بہنوں کو علم ہے مسجد ہالینڈ کی عمارت تو مکمل ہو چکی ہے۔ لیکن ابھی ہم نے ۴۸ ہزار روپیہ کی رقم ادا کرنی ہے۔ اس رقم کی وصولی کے لئے ہم نے تمام لجنات پر بھی ان کی ممبرات کی تعداد کے مطابق تھوڑی تھوڑی رقم ڈالی ہے۔ ان رقوم کو لجنات پر ڈالے ہوئے چار ماہ گزر چکے ہیں۔ بعض لجنات کی یہ کوشش ہے کہ جلد از جلد اپنی رقم کو پورا کریں۔ لیکن بعض لجنات اس چندے کے بارے میں بالکل خاموش ہیں۔

اس اعلان کے ذریعہ میں تمام لجنات سے پُرزور درخواست کرتی ہوں۔ کہ وہ اس رقم کی وصولی کے لئے اپنی پوری پوری کوشش صرف کریں۔ نیز جس جگہ لجنہ اماء اللہ قائم نہیں ہے۔ وہ براہ راست چندہ مسجد ہالینڈ ارسال فرما کر ممنون فرمائیں۔

جنرل سیکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تعلیم القرآن کلاس بموقعہ رمضان المبارک ۱۹۵۷ء

زیر انتظام لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے زیر انتظام اس سال بھی انشاء اللہ تعالیٰ رمضان المبارک میں تعلیم القرآن کلاس کھولی جائے گی۔ تمام لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ وہ اپنی لجنات میں پُرزور تحریک کر کے ممبرات کو بھجوائیں۔ آنے والی ممبر کو اردو لکھنا پڑھنا اور قرآن کریم ناظرہ آتا ہو۔ دیہاتی لجنات کو زیادہ سے زیادہ کوشش کرنی چاہیئے۔ تاکہ وہ اپنی دینی معلومات میں زیادہ سے زیادہ اضافہ کر سکیں۔

سیکرٹری شعبہ تعلیم لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

آداب مساجد

نظارت اصلاح و ارشاد نے "آداب مساجد" بصورت چارٹ شائع کئے ہیں۔ جو جماعتوں کو بھجوائے جا رہے ہیں۔ جماعتوں کو چاہیئے کہ آداب مساجد کے چارٹ کو گتے پر لگا کر اپنی اپنی مساجد یا نماز با جماعت کی جگہوں میں آویزاں کر دیں۔ لاہور اور کراچی کے حلقے زیادہ ہیں۔ اس لئے زیادہ تعداد میں بھجوائے گئے ہیں۔ تاکہ حلقہ جات میں تقسیم کر دیں۔

ناظر اصلاح و ارشاد

اعلان دارالقضاء

مکرم چوہدری عبدالرحمٰن صاحب چک ۳۱/۱۱.L حال چک ۹۳/۱۲.L ضلع منٹگمری نے مکرم چوہدری محمد اقبال صاحب باجوہ چک ۳۰/۱۱.L ضلع منٹگمری سے ۲۶۰۲ روپے دلانے کی درخواست دے رکھی ہے۔ کیونکہ عام طریق سے مدعا علیہ کو اطلاع نہیں دی جا سکی۔ اس لئے بذریعہ اخبار اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ وہ اس کی جواب دہی کے لئے بتاریخ ۲۹/۳/۵۷ بوقت بعد نماز عصر مسجد مبارک میں تشریف لا کر پیروی کریں۔ مکرم چوہدری ناصر محمد صاحب سیال سماعت فرمائیں گے۔ (ناظم قضاء)

درخواست ہائے دعا

(۱) ونگ کمانڈر اے حق صاحب کے دو بچے اور تین بچیاں امتحان دے رہے ہیں ان کی کامیابی کے لئے۔ نیز شیخ عبدالحق صاحب ان دنوں بیمار ہیں (۲) مکرمی ڈاکٹر حاجی خان صاحب سابق پراونشل امیر بعارضہ قلب شدید بیمار ہیں اور سول ہسپتال کراچی سپیشل وارڈ میں داخل ہیں۔ (۳) سید محمد ہاشم صاحب بخاری پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ کھیوڑہ کو ۹ مارچ ۱۹۵۷ء کو کتے نے کاٹ کھایا اور کافی زخم لگا ہے (۴) محترم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری بی اے بی ایس سی شاہد مبلغ افریقہ کی بڑی ہمشیرہ صاحبہ عرصہ دراز سے بیمار چلی آ رہی ہیں۔ احباب ان کی صحت کے لئے دعا کریں۔

— مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ربوہ لکھتے ہیں کہ عزیز خلیق اختر نے میٹرک کا امتحان دیا ہے۔ احباب اس کی کامیابی کے لئے دعا فرمائیں۔

بچوں بچیوں بلکہ عورتوں مردوں سب ہی کیلئے یکساں مفید

سلسلہ کتب اسلام

مؤلفہ مولانا چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ

منظور شدہ نظارت تالیف و تصنیف

مختصر فہرست مضامین۔ اسلام کی پہلی، دوسری، تیسری، چوتھی اور پانچویں کتاب

اسلام کی پہلی کتاب

اسلام کیا ہے؟
اللہ تعالےٰ
فرشتے
الہامی کتابیں
خدا تعالےٰ کے نبی
قیامت کا دن
محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
قرآن شریف
سنت اور حدیث
ضروری باتیں
قرآن شریف کی تعلیم
حدیث کی باتیں
دُعا

اسلام کی دوسری کتاب

نماز
شرائط نماز
طہارت بدن
نواقض وضو
طہارت لباس
طہارت مصلّی (نماز کی جگہ)
قبلہ
نیت
ستر ڈھانکنا
اذان
اقامت
اوقات نماز
اوقات ممنوعہ
نماز کی رکعات
نماز پڑھنے کا طریق
نماز با جماعت
امام کے متعلق ضروری باتیں
مکروہات نماز
سجدۂ سہو
نماز قضا
نماز تہجد
نماز اشراق و ضحیٰ
نماز قصر
جمعہ
خطبہ جمعہ
عیدین
نماز کسوف و خسوف
نماز استخارہ
نماز استسقاء
نماز خوف
نماز حاجت
مریض کی نماز
نماز جنازہ
نماز (نظم)
حضرت آدم علیہ السلام
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
قرآن شریف کی تعلیم
حدیث کی باتیں
قرآن پاک (نظم)
قادیان دار الامان (نظم)

اسلام کی تیسری کتاب

روزہ
رمضان کے روزے
روزہ رکھنے کا طریق
روزہ توڑنے کی سزا
نواقض روزہ
روزہ کے اقسام
نماز تراویح
روزہ کے متعلق سفری مسائل
اعتکاف
صدقۃ الفطر
قربانی
حضرت ابراہیم علیہ السلام
حضرت عیسیٰ علیہ السلام
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ
حضرت عمر الخطاب رضی اللہ عنہ
حضرت مسیح موعود و مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز
قرآن مجید کی تعلیم
حدیث کی باتیں
حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم (نظم)

اسلام کی چوتھی کتاب

زکوٰۃ
نصاب زکوٰۃ
چاندی سونے کی زکوٰۃ
زیوروں کی زکوٰۃ
اونٹوں کی زکوٰۃ
گائے اور بھینسوں کی زکوٰۃ
بھیڑ بکری اور دنبہ کی زکوٰۃ
مرغوں کی زکوٰۃ
کھجوروں اور انگوروں کی زکوٰۃ
مالِ تجارت کی زکوٰۃ
ضروری باتیں
مصارف زکوٰۃ
حج
حج کے شرائط
حج کا وقت اور صفات
احرام باندھنے کا طریق
محرم کے لئے ہدایات
آداب حرم
حج کرنے کا طریق
حج اور عمرہ
ضروری باتیں
الواح الہدیٰ (نظم)
حضرت موسیٰ علیہ السلام
حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
حضرت عثمان رضی اللہ عنہ
حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام
حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ
قرآن شریف کی تعلیم
حدیث کی باتیں
اسلام (نظم)

اسلام کی پانچویں کتاب

معاملات
نکاح
حقوق زوجین
حقوق والدین
تعدد ازدواج
محرمات نکاح
طلاق
احکام عدت
خلع
ایلاء
ظہار
لعان
ذرائع معاش
سود
قرض
قرض وصول کرنا
زراعت
اجارہ
غصب و عاریت
خرید و فروخت
آداب خرید و فروخت
ممنوعات
شفعہ
شراکت و وکالت
صید و ذبائح
بادشاہت اور جہاد
بادشاہ کے فرائض
قضا
حدود
وصیت اور ہبہ
تجہیز و تکفین
وراثت
جنت و دوزخ
لوح الہدیٰ (نظم)
تذکرۃ الانبیاء
حضرت محمد رسول اللہ صلعم
حضرت علی رضی اللہ عنہ
حضرت مسیح موعود علیہ السلام
حضرت خلیفۃ المسیح الثانی
قرآن شریف کی باتیں
حدیث شریف کی باتیں
دعا
درس توحید (نظم)

سلسلہ کتب اسلام کے متعلق

صوبائی امیر مکرم جناب مرزا عبد الحق صاحب کی رائے

"ہمارے صوبائی اجلاسوں میں بسا اوقات شدت کے ساتھ محسوس کیا گیا کہ جماعت احمدیہ کے بچوں اور نوجوانوں کی دینی تعلیم و تربیت کی ضرورت ہے اور اس کے لئے سلسلہ کی طرف سے مناسب قسم کی کتابوں کے شائع کرنے کا انتظام ہونا چاہیئے۔

مکرم ملک فضل حسین صاحب نے اسلام کی پہلی۔ دوسری۔ تیسری۔ چوتھی اور پانچویں کتاب مصنفہ مکرم چوہدری محمد شریف صاحب سابق مبلغ بلاد عربیہ شائع کر کے اس اہم ضرورت کو پورا کیا ہے۔ ان کتابوں میں اسلام کے بنیادی مسائل نماز روزہ۔ حج۔ زکوٰۃ وغیرہ کو آسان طریق سے لیکن خاصی تفصیل کے ساتھ بیان کیا گیا ہے۔ جو ہر مسلمان کے لئے جاننے ضروری ہیں۔ علاوہ اس کے مختصر طور پر نکاح۔ طلاق۔ خلع۔ قرض۔ خرید و فروخت۔ وصیت۔ ہبہ وراثت وغیرہ کے احکام۔ انبیائے کرام کے حالات۔ حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرت طیبہ۔ خلفائے راشدین کے سوانح حیات۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حالات طیبات اور حضور کے خلفائے کرام کے واقعات ان مختلف حصوں میں جمع کر دئے گئے ہیں۔ کسی کسی جگہ حدیث کی باتیں اور دینی نظمیں بھی درج ہیں۔

یہ کتابیں ایسی ہیں کہ ہر احمدی گھر میں موجود ہونی چاہئیں تاکہ تمام دوست اپنی دینی باتوں سے واقف ہوتے رہیں۔ میں امید کرتا ہوں کہ جماعتوں کے امیر اور پریذیڈنٹ صاحبان اپنے حلقہ میں ان کتابوں کے خریدنے اور ان سے فائدہ اٹھانے کی موثر تحریک فرمائیں گے۔ اللہ تعالےٰ انہیں جزائے خیر دے۔

مرزا عبد الحق امیر صوبہ (سابق پنجاب)

کاغذ عمدہ لکھائی خوشخط، چھپائی اور دیدہ زیب ٹائٹل خوبصورت حجم سوا چار سو صفحہ مگر قیمت عام اشاعت کی خاطر صرف دو روپیہ رکھی گئی ہے۔ تاکہ ہر خاص و عام آسانی کے ساتھ خرید سکے اور فائدہ اٹھا سکے۔

المشتہر خاکسار ملک فضل حسین احمدی مہاجر منیجر احمدیہ کتابستان ربوہ ضلع جھنگ